© rasailojaraid.com



سید عطاء المحسن بخاری

ماضی کے جھروکے سے

# جناب خالد ہاشمی سے ایک ملاقات

روزانہ کا معمول یہ ہے کہ ناشتہ سے فارغ ہو کر آٹھ بجے کے قریب مدرسہ معمورہ کے لان میں لسوڑے کے نیچے آ بیٹھتا ہوں وہیں کوئی صورت تحریر پیدا ہو جاتی ہے اس تحریر کی تشکیل بھی وہیں ہوئی۔

حضرت والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ سے لوگوں کا والہانہ لگاؤ خداداد بات تھی۔ ایسے افراد زندگی میں بہت ملے اور دیکھے جن کے آنسوان کی یاد میں آج تک خشک نہیں ہوئے۔ وہ جب بھی انہیں یاد کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ان کی عزیز ترین شخصیت ان سے جدا ہو گئی ہے وہ لوگ اس شخصیت کے فراق کو ۳۵ برس گزرنے کے بعد بھی فراق تازہ جانتے ہیں ان کا دامن صبر آج بھی آنسوؤں سے تر ہے اور دل فراق کا غم کدہ ١٧ اگست ١٩٩٥ء محبت کے انہی پیکروں میں ایک بزرگ ملے۔ وہ ان کی وفات کے بعد مجھے کبھی نہیں ملے آج اچانک تشریف لے آئے۔ خشخشی ڈاڑھی منہ دانتوں سے محروم، چہرہ بڑھاپے کے باوجود ترو تازہ، ایمان کی جگمگاتی روشنی سے خدوخال منور، ایک کشش آج بھی اس روئے دل نواز میں ہے۔ بجھار تیں ڈالنے لگے۔ میں نے بات کاٹتے ہوئے پوچھا

آپ کا نام.....؟

جواب: خالد ہاشمی

معاً میرے دماغ کا کمپیوٹر آن ہو گیا۔

میں نے دوسرا سوال کیا۔

آپ ہی وہ بزرگ ہیں جو حضرت خواجہ فرید کی کافیاں لے کے سے حضرت امیر شریعت رحمہ اللہ کو سنایا کرتے تھے؟

جواب: جی ہاں

آپ ایک فارسی غزل بھی لہک لہک کے سنایا کرتے تھے؟

جی ہاں

غالباً اسکا پہلا مصرع کچھ یوں تھا

تیر بکس مزن، بزن در دلِ داغدارِ من

میں نے پیار سے ان کا ہاتھ تھام لیا اور عرض کیا

جناب یوں بھی گم ہوا کرتے ہیں؟

عدم تعلق میری بے نصیبی ہے۔ آپ کا یوں غائب رہنا ہمارے لئے بہت قلق کا باعث ہے۔ پچھلے دنوں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



میں بہاولپور گیا تو ایک جگہ آپ کی یاد نے آلیا۔ میں نے دوستوں سے تذکرہ کیا اور یہی مصرع پڑھ کے بھی سنایا اور آپ کو یاد کیا۔ وہاں میں کہتا رہا کہ کاش وہ بزرگ کہیں سے دستیاب ہوں تو ان کی یادوں کا "دستہ بو" تیار کروں۔ مجھے نہ تو آپ کا نام نامی یاد تھا اور نہ ہی اتا پتا۔ لیجئے پہلے اپنا پتا لکھیئے، پھر وہ فارسی غزل اپنے ہاتھ سے لکھ دیجئے۔

قارئین آپ بھی اس تحفہ کی خوشبو سے اپنی شامہ کو معنبر کریں۔ ہاشمی صاحب نے قلم سنبھالا اور پروفیسر منیر احمد کی یہ غزل لکھ دی۔

تیر بکس مزن بزن بر دلِ داغدارِ من
سیرِ چمن مبیں ببیں سینۂ لالہ زارِ من
ہمچو کہ بلبلے بگل عاشقِ آں نگار شو
دل بہ کسے مدہ بدہ بر خدوخالِ یار من
بندۂ عشق گر شوی نامِ صنم وظیفہ کن
سر بدرے منہ بنہ بردرِ آں نگارِ من
گر بجہاں گزر کنی پند منیر گوشدار
عیب کسے مجو بجو صنعتِ کردگارِ من

---

(بقیہ از ۱۴)

سنت مبارکہ ترک کر کے پھر سنی کے سُنی اور تابعدار سُنی؟ جماعت صحابہؓ کی مخالفت و مزاحمت کر کے پھر بھی اہل سنت والجماعت؟ واہ ری جماعت ترا کیا کہنا؟

یاد رکھو! تم سُنیوں کے جتنے بھی طبقاتِ شائستہ یا ناشائستہ ہیں، تم تمام عنادی خاطی۔ تمہارے بزرگ گرگِ باراں دیدہ عنادی و خاطی، باطل، فاسق اور ضال و مضل ہیں۔

سیدنا معاویہؓ اور ان کے بیعت کرنے والے تمام صحابہؓ و تابعین حق، بلکہ عینِ حق اور معیار حق ہیں۔ یہی ہمارا ایمان ہے، اس پر ہم سختی سے قائم ہیں، صحابہؓ ہماری قرآنی شخصیات ہیں۔ جبکہ تمہاری شخصیات عجمی، سازشی اور منحرف ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی غیر مشروط اتباع، احترام اور دفاع کی توفیق عطاء فرمائے (آمین)

© rasailojaraid.com